بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجْمَعِین۔

روزہ کیا ھے؟

روزہ کو عربی میں صوم کہتے ہیں، اِس کے لفظی معنی کسی چیز سے رُک جانا اور اُس کو ترک کر دینا ہے۔ شرعی اصطلاح میں صوم (روزہ) سے مراد یہ ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کی عبادت کی نیت سے صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور جنسی ضرورت پوری کرنے سے رُکا رہے۔

روزہ کی قسمیں۔ روزہ کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں:

۱۔ فرض مُعَیَّن: سال بھر میں ایک ماہ یعنی رمضان المبارک کے روزے فرض معین ہیں۔ اِس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ اور بغیر عذر کے ترک کرنے والا فاسق اور سخت گناہ گار ہے۔

۲۔ فرض غیر معین: اگر رمضان المبارک کے روزے کسی عذر یا محض غفلت سے رہ جائیں تو اُن کی قضا رکھنا بھی فرض ہے۔ قضا کے یہ روزے فرض غیر معین ہیں یعنی جب موقع ہو رکھ لیں لیکن بہتر یہی ہے کہ جلد از جلد رکھ لیں۔

۳۔ واجب معین: کسی خاص دن یا خاص تاریخوں کے روزے رکھنے کی منت ماننے سے اُس دن یا اُن تاریخوں کے روزے واجب معین ہو جاتے ہیں کہ اُن کا اُسی دن یا انہی تاریخوں پر رکھنا واجب ہے۔

۴۔ واجب غیر معین: کفارہ کے روزے، اور غیر معین نذر کے روزے واجب غیر معین ہیں مثلاً کسی شخص نے کہا کہ میرا فلاں کام ہو گیا تو میں تین روزے رکھوں گا، تو اس کام کے ہونے پر اسے تین روزے رکھنے ہوں گے، لیکن وہ یہ تین روزے کبھی بھی رکھ سکتا ہے۔

۵۔ مسنون یا نفلی روزے: جن دنوں کے روزے رسول اللہ ﷺ نے رکھے ہیں یا جن کے روزے رکھنے کی ترغیب دی ہے۔ انہیں مسنون یا نفلی روزے کہا جاتا ہے، اور اِن کے رکھنے کا بڑا اجر و ثواب ہے۔

مسنون یا نفلی روزے حسب ذیل ھیں:

☆ ماہِ محرم اور عاشورہ کے روزے: یعنی محرم کی نویں اور دسویں، یا دسویں اور گیارہویں تاریخ کے روزے، یا صرف دسویں تاریخ کا روزہ۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ماہِ رمضان کے بعد افضل ترین روزے اللہ کے مہینے ماہِ محرم الحرام کے روزے ہیں۔ (مسلم) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ جو شخص عاشورہ کے دن روزہ رکھے گا تو یہ اس کے لئے پچھلے ایک سال کے گناہ کا کفارہ ہو جائے گا۔ (مسلم) حضور اکرم ﷺ کی خواہش کو سامنے رکھ کر صحابہ کرام نے عاشورہ کے روزے میں اِس بات کا اہتمام کیا کہ ۹ یا ۱۱ محرم کا ایک روزہ ملا کر رکھا جائے، تاکہ یہودیوں کے ساتھ مشابہت ختم ہو جائے۔

☆ یوم عرفہ یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ: نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ ماہِ شوال کے چھ روزے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے، پھر اُس کے بعد چھ دن شوال کے روزے رکھے تو وہ ایسا ہے گویا اُس نے سال بھر روزے رکھے۔ (مسلم) یہ چھ روزے عید کے بعد لگاتار بھی رکھے جاسکتے ہیں اور بیچ میں ناغہ کر کے بھی رکھے جاسکتے ہیں۔

☆ ماہِ شعبان کے روزے: نبی اکرم ﷺ شعبان کے مہینے میں کثرت سے روزے رکھتے تھے۔ (بخاری) آپ ﷺ کا تقریباً شعبان کا پورا ماہ روزے میں گزرتا تھا۔

☆ ۱۵ شعبان کے روزے کے متعلق علماء کے اقوال مختلف ہیں کہ اِس دن روزہ رکھنے کی کوئی خاص فضیلت ہے یا نہیں۔

☆ پیر اور جمعرات کے دن کا روزہ: رسول اللہ ﷺ خود بھی پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے اور صحابہ کرام ؓ کو بھی اِس کی ترغیب دیتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ پیر اور جمعرات کو اعمال دربارِ الٰہی میں پیش کئے جاتے ہیں، اور میں یہ چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال اللہ کے سامنے پیش ہوں تو میں روزے سے رہوں۔ (ترمذی)

☆ ایام بیض یعنی چاند کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کے روزے: رسول اللہ ﷺ اِن روزوں کی بڑی تاکید فرماتے تھے۔ نیز حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ یہ تین روزے اجر و ثواب کے لحاظ سے پورے سال کے روزہ رکھنے کے برابر ہیں۔ (مسلم)

☆ صوم داؤدی (ایک دن روزہ اور ایک دن افطار) نفل روزوں میں افضل روزہ ہے۔ (مسلم)

مکروہ روزے: مندرجہ ذیل روزے مکروہ ہیں:

۱۔ صرف جمعہ یا ہفتہ کے دن روزہ رکھنا۔ (البتہ اوپر ذکر کئے گئے مسنون روزہ اِن دنوں میں رکھے جاسکتے ہیں)۔

۲۔ عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزے رکھنا۔

۳۔ شعبان کے آخری دو یا تین دن میں روزے رکھنا۔

حرام روزے: سال بھر میں مندرجہ ذیل پانچ روزے حرام ہیں:

۱۔ عید الفطر کے دن کا روزہ۔

۲۔ عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ۔

۳۔ ایام تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ) کے تین روزے۔

محمد نجیب قاسمی سنبھلی، ریاض